سخنانِ منظم و منظوم

بدلا بدلا ہے زمانہ آج کل الٹا الٹا ہے فسانہ آج کل
نسبت منبر سے جو واقف نہیں عظمت منبر سے جو واقف نہیں
منبر ایسا جو ہے ہر رخ سے وجیہ بیت معمورہ کے منبر کی شبیہ
اصل کی جو نقل اور تشبیہ ہے اور جواز نقل کی تنبیہ ہے
مت کہو ایجادِ ختم المرسلینؐ یہ تو ہے تجدید اول بالیقیں
اس کو بنوایا نبیؐ نے اس لئے بیٹھ کر اس پر بتائیں مسئلے
دین کی تبلیغ اور تشہیر ہو سایۂ قرآن میں تقریر ہو
مرکز فکر و نظر بن جائے یہ مہبط علم و ہنر بن جائے یہ
اک تجلی گاہ بن جائے یہ جا عرش کو نیچا بھی دکھلائے یہ جا
ہوں دماغ و دل منور اس کے پاس علم و حکمت کے بنیں گھر اس کے پاس
آدمی پائے شعور زندگی اس سے حاصل ہو سرور زندگی
یاں کلی فکروں کی کِھل جائے تو خوب عقل کو معراج مل جائے تو خوب
مدرسہ تھا یہ زمانے کے لئے اب تو ہے پیسہ کمانے کے لئے

اہل کم نا اہل اس کے ہیں زیاد
اس پہ قابض ہوگئے ہیں بے سواد

ہیں وہ ٹھیکیدار اب غم کے بنے
جن کے آباء تھے حکومت سے بندھے

باغیان ہند میں جن کا ہے نام
وہ غلام ابن غلام ابن غلام

یہ غلامی کس کی، انگریزوں کی تھی
شمسؔ کی پدوی اسی باعث ملی

جب حکومت بدلی بدلے آپ بھی
کیسے دھو ڈالیں گے فوراً پاپ بھی؟

پر سیاست کا کوئی مذہب نہیں
رہ رہے تھے کب یہیں اور اب نہیں

کانگریسی ہو گئے مٹھو میاں
شاخ ملت پر ہیں پر گھگھو میاں

جن کے آباء بادھا تھے بہر عزا
وہ بدل کر چولا ہیں قہر عزا

وہ بھی دشمن تھے عزا کے یہ بھی ہیں
وہ حکومت کی صدا تھے یہ بھی ہیں

اب رنگا روباہ ہے منبر نشیں
دیکھئے ہوتا ہے کیا اور کیا نہیں

طعن کرتا ہے شریفوں پر بھی یہ
لعن کرتا ہے فقیہوں پر بھی یہ

منبروں سے طعن گوئی ہائے ہائے
پاک جا اور للّی گھوڑی ہائے ہائے

چاہتا ہے دشمن ایمان کو
یہ گھوڑیاں لادے ہے شیطان کو

اس نجس سے دور رہنا چاہئے
اس سے ملت کو کنارا چاہئے

(ادارہ)

؎ شمس العلماء